عاشور کے دن شہ کو کیا کیا نظر آتا ہے
زہرا کا چمن سارا اجڑا نظر آتا ہے

مہندی ہے نہ شربت ہے کس طرح کی غربت ہے
دولھے کا لہو سے تر سہرا نظر آتا ہے

آخر کو کٹے بازو مشکیزہ ہوئی چھلنی
جلتی ہوئی ریتی پر سقا نظر آتا ہے

بے شیر کی تربت تو مولی نے بنا ڈالی
پر آنکھوں میں بچے کا جھولا نظر آتا ہے

کیا دیکھتی ہے منظر زینب درِ خیمے سے
لاکھوں ہیں عدو تنہا بھیا نظر آتا ہے

مولی نے جھکایا سر ظالم نے رکھا خنجر
پیاسے کا گلا تن سے کٹتا نظر آتا ہے

جب کرتے ہیں ماتم ہم تو پیشِ نظر اپنے
برہانِ ہدی شہ کا چہرہ نظر آتا ہے